



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 9-25/AIMS
December 19, 2025

فکر و نظر

پاکستان کی فوجی قیادت جماعت اسلامی اور تحریک انصاف کے اتحاد کو کیوں اور کس طرح روکتی ہے؟

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Pakistan politics, Civil–military relations, Jamaat-e-Islami, (PTI)

Keywords: Democratic instability, Military establishment, Electoral politics, Political alliances

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

پاکستان کی سیاسی تاریخ بنیادی طور پر سیاسی جماعتوں اور عسکری اسٹیبلشمنٹ کے درمیان جاری کشمکش سے تشکیل پاتی رہی ہے۔ فوجی ادارے ماضی میں کے طور پر قومی سلامتی، اسٹریٹیجک پالیسی اور سیاسی استحکام کے محافظ بنے رہے۔ ”ڈیپ اسٹیٹ“، کبھی براہ راست اقتدار پر قابض رہے، تو کبھی پس پردہ کے درمیان علیحدگی دراصل اسی فوجی حکمت عملی کا حصہ ہے جس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ (PTI) اور پاکستان تحریک انصاف (JI) جماعت اسلامی کوئی متحد، مقبول اور فکری طور پر مضبوط سول قوت پیدا نہ ہو جو ریاستی طاقت کے توازن کو چیلنج کر سکے۔

فوج اس بات کی متحمل نہیں ہو سکتی کہ ایک نظریاتی طور پر مضبوط اور عوامی حمایت یافتہ شہری اتحاد وجود میں آئے۔ اگر جماعت اسلامی کی منظم مذہبی قومی سیاسی قوت کی صورت اختیار کر سکتی ہے جو فوجی اثر کو دفاع، کشمیر، تحریک، تحریک انصاف کی عوامی مقبولیت کے ساتھ مل جائے تو یہ ایک مذہبی پالیسی اور اعلیٰ سفارتی معاملات میں چیلنج کر دے۔ ماہرین کے مطابق، تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کوئی شہری اتحاد ابھرنے لگتا ہے، فوج اس کے تدارک کے لیے سیاسی تقسیم، عدالتی مداخلت، یا انتخابی انجینئرنگ جیسے ذرائع استعمال کرتی ہے۔

٪ ووٹ حاصل کر کے قومی اسمبلی کی سب سے بڑی جماعت بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ جماعت 31.8 کے عام انتخابات میں تحریک انصاف نے 2018 میں حافظ نعیم الرحمن کے 2024 بلدیاتی انتخابات میں دوسری بڑی جماعت کے طور پر اپنی پوزیشن بحال کی۔ اپریل 2023 اسلامی نے کراچی کے امیر منتخب ہونے کے بعد جماعت نے تنظیمی سطح پر اپنی ساکھ مستحکم کی۔ یہ حقائق ظاہر کرتے ہیں کہ اگر دونوں جماعتیں متحد ہو جائیں تو ایک منظم عوامی و نظریاتی اتحاد فوجی طاقت کے لیے حقیقی چیلنج بن سکتا ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں فوج نے ہمیشہ خارجہ امور، دفاع، کشمیر، اور امریکہ، چین و خلیجی ممالک کے تعلقات کو اپنی تحویل میں رکھا ہے۔ ایوب خان ”ریاستی سلامتی کے دائرہ کار“ کے ادوار واضح مثالیں ہیں کہ فوج ان شعبوں کو (1999) اور پرویز مشرف (1977)، جنرل ضیاء الحق (1958) میں رکھنا اپنی بقا کے لیے ضروری سمجھتی ہے۔ اگر کوئی مضبوط سول اتحاد ان پالیسیوں میں شفافیت یا اصلاحات کا مطالبہ کرے تو یہ فوجی مفادات کے لیے براہ راست خطرہ بن سکتا ہے۔ یہی خوف فوج کو جماعت اسلامی اور تحریک انصاف کے قریب آنے سے روکنے پر مجبور کرتا ہے۔

پاکستان کے سیاسی نظام میں فوج اکثر خود کو تنازعات کے ثالث کے طور پر پیش کرتی ہے۔ جب سیاسی جماعتیں تقسیم کا شکار ہوں تو فوج کو ریاستی استحکام کا کے انتخابات کے بعد تحریک انصاف اگرچہ سب سے بڑی جماعت تھی مگر سادہ اکثریت حاصل نہ کر سکی، 2018 ضامن قرار دینا آسان ہو جاتا ہے۔ 10 کے بعد جب سیاسی اتحاد تیزی سے تبدیل ہونے لگے، مثلاً عدم اعتماد کی تحریک 2022 جس سے فوجی ثالثی کا کردار مزید مضبوط ہوا۔ اسی طرح، کے طور پر مزید مستحکم کر لیا۔ ”استحکام کے ضامن“ اور پی ڈی ایم حکومت کا قیام، تو فوجی اداروں نے خود کو (2022) اپریل

فوجی اداروں کے زیر انتظام کاروباری ادارے جیسے فوجی فاؤنڈیشن، آرمی ویلفیئر ٹرسٹ، اور این ایل سی پاکستان کی معیشت میں بڑے پیمانے پر سرگرم ہیں۔ اگر جماعت اسلامی اور تحریک انصاف ایسا متحدہ پلیٹ فارم بنائیں جو شفاف مالیاتی احتساب یا ادارہ جاتی اصلاحات کا مطالبہ کرے، تو یہ براہ راست ان معاشی مفادات کو متاثر کرے گا۔ اسی وجہ سے فوجی قیادت اس طرح کے کسی بھی اصلاحاتی یا شفافیت پر مبنی سیاسی اتحاد کے خلاف متحرک رہتی ہے۔

جب ملک میں بڑے پیمانے پر احتجاج یا سیاسی بحران پیدا ہوتا ہے تو ریاستی ادارے، جیسے پولیس، خفیہ ایجنسیاں، احتسابی ادارے اور عدلیہ، سیاسی کنٹرول کے کو عمران خان کی گرفتاری کے بعد ہزاروں کارکنان کی گرفتاریاں، مقدمات اور فوجی عدالتوں میں کارروائیاں 2023 مئی 9 لیے فعال ہو جاتے ہیں۔ تحریک انصاف کی تنظیمی صلاحیت کو شدید متاثر کر گئیں۔ اس دباؤ کے نتیجے میں جماعت اسلامی کے ساتھ کسی ممکنہ اتحاد کی گنجائش بھی محدود ہو گئی۔

تحریک انصاف ایک شخصی قیادت پر مبنی جماعت ہے، جب کہ جماعت اسلامی ایک شوریٰ نظم، کارکنوں کے منظم نیٹ ورک اور اسلامی جمعیت طلبہ کے ذریعے اپنی فکری و تنظیمی بنیاد رکھتی ہے۔ یہ فرق امیدواروں کے انتخاب، پیغام رسانی، اور تنظیمی نظم و ضبط میں شدید اختلاف پیدا کرتا ہے، (IJT) 2018 جماعت اسلامی اتحاد بھی مئی-کاپی ٹی آئی 2013-2018 اور یہی خلا فوجی یا سیاسی انجینئرنگ کے لیے جگہ پیدا کرتا ہے۔ خیبر پختونخواہ میں انہی اختلافات کے باعث ناکام ہوا۔

اگر جماعت اسلامی کے اسلامی بین الاقوامی نظریات، تحریک انصاف کے قوم پرستانہ و عوامی جذبات کے ساتھ یکجا ہو جائیں تو یہ اتحاد پاکستان کی خارجہ پالیسی، امریکی تعلقات، خلیجی ریاستوں اور علاقائی طاقتوں کے لیے نئے چیلنج پیدا کر سکتا ہے۔ اسی لیے فوجی قیادت تاریخی طور پر اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ سول حکومتیں خارجہ پالیسی کے فیصلوں میں براہ راست مداخلت نہ کریں۔

پاکستان کے انتخابی نقشے میں لسانی اور علاقائی تقسیم اسٹیبلشمنٹ کے لیے ایک کارآمد آلہ ہے۔ تحریک انصاف کا ووٹ بینک خیبر پختونخواہ کے پشتون علاقوں، پنجاب کے شہری نوجوانوں اور اسلام آباد تک محدود ہے، جب کہ جماعت اسلامی کی طاقت کراچی، شہری سندھ اور طلبہ تنظیموں میں ہے۔ اگر دونوں کا اتحاد قائم ہو جائے تو یہ پنجاب، کے پی، اور کراچی میں ن لیگ، پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کے لیے بڑا خطرہ بن سکتا ہے، جسے فوج کبھی برداشت نہیں کرے گی۔

کا نظام رائج ہے، جس میں کمزور اور باہم متضاد جماعتیں بار بار بحران پیدا کرتی ہیں۔ یہ بحران فوج کو ریاست کا ”منصوبہ بند انتشار“ پاکستان میں ایک مستحکم ادارہ بنا کر پیش کرتے ہیں، چاہے سول حکومت برسرِ اقتدار ہو۔ یہی حکمتِ عملی فوج کے سیاسی کردار کو دوام بخشتی ہے۔

2018 سیاسی تنازع، احتجاج اور پولرائزیشن فوجی اداروں کو سیکورٹی اقدامات کے جواز اور ہنگامی اختیارات میں اضافہ کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ کے ہنگامے اسی حکمتِ عملی کی مثال ہیں۔ پی ٹی آئی کی عوامی سیاست اور 2023 مئی 9 کے دوران تحریک انصاف کے بڑے جلسے اور 2023 سے جماعت اسلامی کے اخلاقی اثر کے امتزاج سے فوج کے لیے خطرہ بڑھ جاتا ہے، لہذا دونوں کو الگ رکھنا اسٹریٹیجک ضرورت بن جاتی ہے۔

فوج کی یہ حکمتِ عملی کہ جماعت اسلامی اور تحریک انصاف کو الگ رکھا جائے، تاریخی، اسٹریٹیجک، معاشی، انتخابی، اور ادارہ جاتی جہات رکھتی ہے۔ میں خیبر پختونخواہ کا 2013-2018 میں پی ٹی آئی کا عروج، 2018 کی فوجی آمریتیں، عسکری معاشی ادارے، 1999 اور 1977-1958 کا سیاسی بحران سب اسی حکمتِ عملی کے شواہد فراہم 2023-2022 کے کراچی انتخابات میں جماعت اسلامی کی بحالی، اور 2023 ناکام اتحاد، کرتے ہیں۔ فوج نے ہمیشہ یہ یقینی بنایا ہے کہ متحد، با اصول اور نظریاتی سیاسی قوتیں وجود میں نہ آئیں، تاکہ ریاستی طاقت کا مرکز ہمیشہ اسٹیبلشمنٹ کے ہاتھ رہے۔

Reference:

- Fair, C. C. (2014). *Fighting to the end: The Pakistan Army's way of war*. Oxford University Press.
<https://global.oup.com/academic/product/fighting-to-the-end-9780199892709>
- Haqqani, H. (2005). *Pakistan: Between mosque and military*. Carnegie Endowment for International Peace.
<https://carnegieendowment.org/2005/07/01/pakistan-between-mosque-and-military-pub-16794>
- Jalal, A. (2014). *The struggle for Pakistan: A Muslim homeland and global politics*. Harvard University Press.
<https://www.hup.harvard.edu/books/9780674728936>
- Nasr, S. V. R. (1994). *The vanguard of the Islamic revolution: The Jamaat-e-Islami of Pakistan*. University of California Press.
<https://www.ucpress.edu/book/9780520084291/the-vanguard-of-the-islamic-revolution>
- Rizvi, H. A. (2000). *Military, state and society in Pakistan*. Palgrave Macmillan.
<https://link.springer.com/book/10.1057/9780230599185>
- Siddiq, A. (2007). *Military Inc.: Inside Pakistan's military economy*. Pluto Press.
<https://www.plutobooks.com/9780745324572/military-inc/>
- Shah, A. (2017). *The army and democracy: Military politics in Pakistan*. Harvard University Press.
<https://www.hup.harvard.edu/books/9780674988071>
- Waseem, M. (2012). *Politics and the state in Pakistan*. Islamabad Policy Research Institute.
<https://ipripak.org/politics-and-the-state-in-pakistan/>
- International Crisis Group. (2022). *Pakistan's political crisis: Erosion of democratic norms*.
<https://www.crisisgroup.org/asia/south-asia/pakistan>
- Akhtar, S. (2018). Populism and political leadership in Pakistan: The case of Imran Khan. *South Asian Studies*, 33(1), 1–15.
<https://journals.pu.edu.pk/journals/index.php/IJSAS/article/view/3180>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

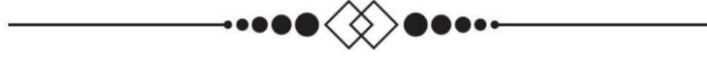
یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).